دارِ ارقم سکولز کے ہونہار طلباء کی خوبصورت اور شاہکار تحریروں سے مزین

DAR-E-ARQAM

دارِ ارقم سکولز

ماہنامہ ارقم

شمارہ: اوّل
جنوری 2014

خدا کرے میری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصلِ گُل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

انٹرویو ڈاکٹر عبدالقدیر خان
صفحہ 8

بھائی جان
صفحہ 10

عقلمند غلام
صفحہ 7

''اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے۔''
صفحہ 5

بے مثال انٹرویو، لاجواب کہانیاں، چٹ پٹے لطیفے،
تیز طرار پہیلیاں، منفرد مضامین اور بہت کچھ۔۔۔

بسم الله الرحمن الرحيم

ماہنامہ
ارقم
شمارہ: اوّل
جنوری2014

چیف ایڈیٹر: سید وقاص جعفری

ایڈیٹر: شاہد نعیم رند

مجلسِ مشاورت:

پروفیسر عرفان احمد
ڈاکٹر اشتیاق احمد گوندل
میاں اظہار الحق
ڈاکٹر مدثر احمد
رانا عبید الرحمٰن
تنظیر الحسن اعوان
محمد یاسین خان
میسر احمد
عامر محمود چیمہ
افتخار احمد چیمہ

حسنِ ترتیب

نمبر شمار	عنوان	نام	صفحہ
1	انا کے بت	شاہد نعیم رند	2
2	حضور ﷺ کی جوانی	مجلسِ ادارت	3
3	کامیابی کے راز	محمد عباس ہادی	4
4	اُٹھ کے اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے	آمنہ	5
5	دنیا کتنی عجیب ہے	ذکیہ ولی	6
6	عقلمند غلام	مومنہ یوسف	7
7	ڈاکٹر عبدالقدیر خان	انٹرویو: فاطمہ شوکت، رفاء شوکت، معظم شوکت	8
8	بھائی جان	نعمان احمد	10
9	پیارے نبیﷺ کا سفرِ معراج	علیزہ زینب	12
10	دارارقم گرلز ہائی سکول گارڈن ٹاؤن	(سکول انتظامیہ)	13
11	قہقہوں کی بارش (لطائف)		14
12	بوجھو تو جانیں (پہیلیاں)		15
13	ایکٹیوٹی کارنر		16
14	آرٹ گیلری		18
15	یوتھ کیمپ TCD,		20
16	ادب رنگ (شاعری)		21
17	تخلیق کار بچے		26
18	English Poems		27
19	Causes of Ozone Depletion	Esha Tahir	28
20	The Eagle and a cruel snake	Musab Farooq	29
21	Golden Sayings / Sorry	Amer Bakhat Munir	30
22	Why I Love Dare-E-Arqam	Arzoo Shiekh	31
23	A True Muslim	Asthma Naveed	31
24	I Love Allah	Mahnoor Khalid	32
25	Kindness	Wajih-ul-Hassan	32

ماہنامہ ارقم

چھوٹی سی بات

انا کے بت

تب میں 9th کا طالب علم تھا میرا چھوٹا بھائی پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ ہم لوگ گاؤں میں رہتے تھے۔ گاؤں میں آپ لوگ جانتے ہوں گے گھر بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ جس کے اندر لوگ پالتو جانور رکھتے ہیں، سبزیاں اگاتے ہیں اور بعض حضرات تو فصلیں بھی کاشت کر لیتے ہیں۔ جس طرح ان لوگوں کے گھر بڑے ہوتے ہیں بالکل ایسے ہی ان کے دل بھی بڑے ہوتے ہیں۔ آپ کبھی گاؤں جائیں تو یہ لوگ آپ کی اتنی سیوا اور تواضع کریں گے کہ آپ اجنبی ہو کر بھی اپنائیت کا رشتہ محسوس کرنے لگیں گے۔ میرا چھوٹا بھائی ایک دن کہیں سے مولی کے بیج لے آیا اور گھر کے ایک کونے میں نل کے ساتھ ہی بو دیئے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس نے مولی کی اس ''کاشت'' کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ وقت پر پانی تو معمولی بات ہر وقت پانی دیتا رہتا۔ روزانہ سکول سے آتا تو دوڑ لگا کے دیکھتا کہ مولیوں کے پتے کتنے بڑے ہو گئے ہیں اور پھر اندازہ لگاتا کہ اب مولیاں اتنی بڑی ہو گئی ہوں گی۔ گھر میں کوئی رشتہ دار مہمان آتا تو بھائی انہیں مولیوں کے ''باغ'' کی سیر ضرور کراتا۔ ہمارے لئے تو وقت بہت تیزی سے گزرتا رہا مگر اس کے لئے دس، پندرہ بیس دن مہینوں کے برابر تھے۔ میں اکثر اس کا مذاق اڑانے کے لئے کہتا کہ دیکھیں یہ فصل کب تیار ہوتی ہے اور کاٹی جاتی ہے۔ میرا یہ بھائی غصے کا بہت تیز تھا۔ ہم اس کے غصے سے محظوظ بھی ہوتے تھے اور پریشان بھی۔

ایک دن میں سکول سے واپس آیا تو میں نے بھائی کو حسبِ معمول اپنی کھیتی میں مصروف پایا۔ میں قریب گیا اور کہا کہ بھائی مولیاں کھانے کے قابل تو ہو چکی ہیں میں ایک نکالنے لگا ہوں۔ اس نے مجھے منع کیا کہ نہیں تم ایسا نہیں کرو گے۔ میں بھی آخر بڑا بھائی تھا اور بڑے پن کا غرور بھی تھا۔ انسان ہوں ایسا غرور کوئی بڑی بات بھی نہیں تھا۔ میں یہ بھی جانتا تھا کہ اسے بعد میں سنبھال بھی لوں گا۔ میں نے زبردستی ایک مولی زمین سے نکالی اور اس کے پتے صاف کرنے لگا۔ میری یہ حرکت سمجھ لیں یا غلط کام اس کو دیکھ کے بھائی کا چہرا غصے سرخ ہونے لگا اور اس نے شدید غصے میں چیختے ہوئے ساری مولیاں نکال پھینکنا اور ضائع کرنا شروع کر دیں۔ پہلے تو میں کچھ دیر ہنستا رہا لیکن جلد ہی میری ہنسی بند ہو گئی جب میں نے اسے سنبھلتے ہوئے نہ دیکھا۔ تاہم میں نے اسے سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر وہ اتنے غصے میں تھا کہ بار بار چھوٹ جاتا اور مولیاں نکال کر پھینکنا شروع کر دیتا۔ کچھ ہی دیر میں پورا ''کھیت'' ضائع ہو چکا تھا۔ کئی دنوں کی محنت، خلوص اور محبت سے کیا جانے والا کام چند منٹوں میں فنا ہو چکا تھا۔ میں نے اس وقت تو شاید اپنے آنسو سنبھال لئے تھے۔ مگر میں اپنے دل پر لگنے والے ان زخموں کو نہیں روک سکا جو آج بھی مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ جب بھی مجھے یہ واقعہ یاد آتا ہے مجھے اپنے اوپر شدید غصہ آتا ہے کہ میں نے اپنی تھوڑی سی انا کی خاطر اپنے بھائی کی مہینوں کی محنت اور محبت ضائع کر دی۔ اس محنت کے علاوہ وہ دکھ جو میں نے ایک بچے کو دیا تھا میرے لئے آج بھی روگِ جاں ہے۔ میں نہیں جانتا میرے بھائی کو یہ واقعہ یاد بھی ہے کہ نہیں اور اگر یاد ہے تو مجھے معاف کیا کہ نہیں مگر میں اتنا جانتا ہوں میں یہ واقعہ جب بھی یاد کرتا ہوں بہت رنجیدہ اور دکھی ہو جاتا ہوں کہ میں نے غلط کیا تھا۔

تو پیارے بچو! یہ واقعہ بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ یہ جو ہم نے انا کے بت بنائے ہوئے ہیں یہ بہت ہی برے ہیں ان کا ٹوٹ جانا ہی بہتر ہے۔ بڑائی کے یہ معیار کہ میں عمر میں بڑا ہوں یا رشتے میں کسی کام کے نہیں۔ ہمیشہ ان تفریقات میں پڑ کے انسان جو کام کرتا ہے تکلیف دہ ہی ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ، بہن بھائیوں کے ساتھ سلیقے سے رہیں۔ کہیں آپ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ جائے کہ بعد میں ساری زندگی اس پر پچھتاوا رہے یا دکھ ہی اٹھانے پڑیں۔

خوش رہیں، خوشیاں بانٹیں

شاھد نعیم رند
ایڈیٹر ارقم

حضور ﷺ کی جوانی

عرب کے ایک ممتاز، معزز اور اعلیٰ روایات رکھنے والے خاندان میں، سلیم فطرت والدین کے قِران السعدین سے ایک انوکھا سا بچہ یتیمی کے سائے میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک غریب مگر شریف ذات کی دایہ کا دودھ پی کر دیہات کے صحت بخش ماحول کے اندر فطرت کی گود میں پلتا ہے۔ بچپن کی پوری مسافت طے کرنے سے پہلے ہی یہ بچہ ماں کے سایۂ شفقت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ دادا کی ذات کسی حد تک والدین کے اس خلا کو پر کرنے والی تھی، لیکن یہ سایہ بھی چھین لیا جاتا ہے۔ بالآخر چچا کفیل بنتے ہیں۔ جوانی کے دائرے میں قدم رکھنے تک یہ بچہ عام بچوں کی طرح کھلنڈرا اور شریر بن کر سامنے نہیں آتا، بلکہ بوڑھوں کی طرح کی سنجیدگی سے آراستہ نظر آتا ہے۔ جوان ہوتا ہے تو انتہائی فاسد ماحول میں پلنے کے باوجود اپنی جوانی کو بے داغ رکھتا ہے۔ عشق اور نظر بازی اور بدکاری جہاں نوجوانوں کے لیے سرمایۂ افتخار بنے ہوئے ہوں، وہاں وہ اپنے دامانِ نظر تک کو بھی ایک آن میلا نہیں ہونے دیتا۔ جہاں گلی گلی شراب کشید کرنے کی بھٹیاں لگی ہوں، گھر گھر شراب خانے کھلے ہوں، جہاں مجلس مجلس دخت زر کے قدموں میں ایمان اور اخلاق نچھاور کئے جاتے ہوں اور پھر جہاں اپنی بلانوشیوں کے چرچے فخریہ قصیدوں اور شعروں میں کئے جاتے ہوں، وہاں یہ جداگانہ فطرت کا نوجوان کبھی قسم کھانے کو بھی شراب کا ایک قطرہ تک اپنی زبان پر نہیں رکھتا۔ جہاں قمار قومی مشغلہ بنا چلا آ رہا تھا وہاں یہ مجسمۂ پاکیزگی تھا کہ جس نے کبھی مہروں کو ہاتھ سے نہ چھوا۔ جہاں داستان گوئی اور موسیقی کلچر کا لازمہ بنے ہوئے تھے وہاں کسی اور ہی عالم کا یہ نوجوان، لہو ولعب سے بالکل الگ تھلگ رہا۔ اور دو مرتبہ ایسے مواقع پیدا بھی ہوئے کہ یہ نوجوان ایسی مجالسِ تفریح میں جا پہنچا، لیکن جاتے ہی ایسی نیند طاری ہوئی کہ سمع و بصر کا دامن پاک رہا۔ جہاں بتوں کے سامنے سجدہ پاشی عین دین ومذہب قرار پا چکی تھی وہاں خانوادۂ ابراہیمؑ کے اس پاکیزہ مزاج نوجوان نے نہ غیر اللہ کے سامنے کبھی اپنا سر جھکایا، نہ اعتقاداً کوئی مشرکانہ تصور اپنے اندر جذب کیا، بلکہ ایک مرتبہ بتوں کے چڑھاوے کا جانور پکا کر لایا گیا تو اس نے وہ کھانے سے انکار کر دیا۔ جہاں قریش نے زمانۂ حج میں اپنے آپ کو عرفات جانے سے مستثنیٰ کر لیا تھا وہاں اس ممتاز مرتبے کے قریشی نے کبھی اس من گھڑت استثنیٰ سے فائدہ نہ اٹھایا۔ جہاں اولادِ ابراہیمؑ نے مسلک ابراہیمیؑ کو بگاڑ کر دوسری خرابیوں کے ساتھ کعبہ کا طواف عریانی کی حالت میں کرنے کی ایک گندی بدعت پیدا کر لی تھی، وہاں اس حیادار نوجوان نے کبھی اس بدعت کو اختیار نہ کیا۔ جہاں جنگ ایک کھیل تھی اور انسانی خون بہانہ ایک تماشا تھا، وہاں احترام انسانیت کا علمبردار یہ نوجوان ایسا تھا کہ جس کے دامن پر خون کی ایک چھینٹ نہ پڑی تھی۔ نوعمری میں اس نوجوان کو حربِ فِجار نامی ایک جنگ عظیم میں شرکت کا ایک موقع پیش آیا۔ اگرچہ اس نے قریش کے برسرِ حق ہونے کی بنا پر اس میں حصہ لیا، لیکن پھر بھی کسی انسانی جان پر خود ہاتھ نہیں اٹھایا۔

یہ نوجوان میدان معاش میں قدم رکھتا ہے تو تجارت جیسا معزز اور پاکیزہ پیشہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ کوئی بات اس نوجوان میں تھی کہ اچھے اچھے اہل سرمایہ نے یہ پسند کیا کہ یہ نوجوان اُن کا سرمایہ اپنے ہاتھ میں لے اور کاروبار کرے۔ پھر سائبؓ، قیس بن سائب مخزومی، حضرت خدیجہؓ اور جن دوسرے لوگوں کو اس نوجوان کے حسن معاملت کا عملی تجربہ ہوا، اس سب نے اسے "تاجر امین" کا لقب دیا۔ عبداللہ بن اَبِی الْحَمْسَاء کی گواہی آج بھی محفوظ ہے کہ بعثت سے قبل خرید وفروخت کے معاملہ میں اس تاجر امین سے طے ہوا کہ آپ ٹھہریں میں ابھی پھر آؤں گا۔ لیکن بات آئی گئی ہوگئی۔ تیسرے روز اتفاقاً عبداللہ کا گزر اسی مقام سے ہوا تو دیکھا کہ وہ تاجر امین وعدے کی ڈوری سے بندھا اسی جگہ کھڑا ہے اور کہتا ہے کہ "تم نے مجھے زحمت دی۔ میں اسی مقام پر تین دن سے موجود ہوں۔" (ابوداؤد)

(محسنِ انسانیت ﷺ)

مضمون

کامیابی کے راز

محمد عباس ہادی (دہم) سرگودھا

گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں انسانی خدمات کے حوالے سے انھیں دنیا کا عظیم ترین انسان قرار دیا گیا، یہ بچہ ہندوستان میں پیدا ہوا۔ بچپن میں پڑھائی میں دل نہ لگا جس کی وجہ سے چوتھی جماعت میں مدرسہ چھوڑ دیا اور بطور ''چھوٹے'' پانچ روپے ماہوار ملازمت کر لی۔ وہ بڑی محنت سے دکان پر صفائی کا کام کرتا اور جھاڑو دیتا۔ پھر ملازمت سے اکتا گیا تو دوبارہ سکول جانے لگا مگر تعلیم میں دلچسپی نہ تھی، چنانچہ 13 سال کی عمر میں تعلیم کو ہمیشہ کے لیے خیر آباد کہہ دیا۔

تقسیم ہند کے وقت اس کا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آ گیا۔ اس بچے کی آنکھوں میں بہت سے خوب تھے وہ کچھ کرنا چاہتا تھا۔ شروع میں اس نے کچھ پیسے جمع کیے، پنسلیں، ماچسیں اور تولیے خریدے پھر شہر کے مصروف بازاروں میں چل پھر کر یہ چیزیں فروخت کرنا شروع کر دیں، اس طرح کچھ پیسے جمع ہوئے تو کرائے پر ایک ریڑھی لی اور موبائل پان شاپ شروع کر دی۔ اس دوران جو رقم جمع ہوئی وہ دو ہزار تین سو روپے کے لگ بھگ تھی۔ اس رقم سے ایک چھوٹی سی دکان خریدی اور ایک ڈاکٹر کی مدد سے اپنی ذاتی ڈسپنسری کا آغاز کیا اس ڈسپنسری پر لوگوں کو کم قیمت میں ادویات اور علاج معالجے کی سہولت میسر تھی۔ ڈسپنسری 24 گھنٹے کھلی رہتی، اسے اپنے کام سے عشق تھا وہ ساری رات دکان پر موجود رہتا، جب مریض نہ آتا تو ڈسپنسری کے باہر سیمنٹ کے بینچ پر سو جاتا۔ دن بھر مشقت کی وجہ سے پتھر پر بھی نیند آ جاتی۔ بعدازاں پرانی وین خریدی اس کو رنگ روغن کر کے اپنی پہلی ایمبولینس سروس شروع کی۔ جسے ''غریب وین'' کا نام دیا گیا۔

آج عبدالستار ایدھی نہ صرف دنیا کی سب سے بڑی ایمبولینس سروس کے بانی بلکہ بہت سے رفاہی اداروں کے سربراہ بھی ہیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ صرف اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا کامیابی کی ضمانت نہیں۔ بلکہ محنت، لگن اور خدمت کامیابی کے اصل راز ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے موجد ایڈیسن جس نے ہزار سے زائد ایجادات کیں صرف تین ماہ سکول گیا۔ ایک تحقیق کے مطابق امریکہ میں 50 فیصد گریجویٹس ایسے لوگوں کے ملازم ہیں جنھوں نے میٹرک پاس نہیں کیا۔ ایک اور امریکی تحقیق کے مطابق امریکہ کے 4 ہزار امیر ترین افراد ایسے ہیں جن کی تعلیم صرف میٹرک ہے۔

اپریل 2007ء میں ایک تجزیاتی رپورٹ شائع ہوئی جس میں دنیا کے 19500 امیر ترین افراد کی لسٹ تھی۔ ان میں سے ایک بھی پی ایچ ڈی ڈاکٹر نہ تھا۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کبھی پڑھنے کیلئے یونیورسٹی گئے، نہ ہی کسی دینی مدرسے سے باقاعدہ تعلیم حاصل کی مگر انھیں بیسویں صدی کے ان چند مفکرین میں شمار کیا جاتا ہے۔ جنھوں نے دنیا کو متاثر کیا۔ ان کی کتب تمام اسلامی ممالک میں پڑھائی جاتی ہیں اور بعض کتب کے دنیا کی 76 مختلف زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

ہاں اگرچہ اعلیٰ تعلیم خوشحالی، کامیابی اور ترقی کی ضمانت نہیں مگر اس کی مدد سے کامیابی اور ترقی کا سالوں کا سفر مہینوں میں طے کیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی قوم سائنس دانوں اور ماہرین کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اس کے لئے اعلیٰ تعلیم ضروری ہے مگر اس تعلیم کے ساتھ محنت، لگن اور خدمت کا جذبہ نہ ہو تو بے کار اور بے فائدہ ہے، یہ تعلیم انسان کو ہنر اور پیسہ تو دے سکتی ہے مگر عزت، سکونِ قلب اور کامیابی نہیں۔ بدقسمتی سے پاکستان کا تعلیمی نظام صرف ''ڈگری'' دیتا ہے، اس ڈگری سے شاید کچھ لوگ خوشحال تو ہوتے ہیں لیکن کامیاب نہیں۔ جبکہ کامیابی کا راز محنت، لگن اور خدمت میں ہے جس کے رموز و اوقاف ہمیں کہیں بھی نہیں سکھائے جاتے۔

مضمون

''اٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے۔''

آمنہ (دہم) ڈیرہ اسماعیل خان

مسلمانوں کے مذہبی وقار کو مجروح کرنے کے لیے اسلام سوز کوششیں اس دین کے آتے ہی شروع کردی گئیں۔کبھی حضورؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے تو کبھی آپ پر آوازے کسے گئے۔کبھی گستاخانہ خاکے تیار کیے گئے تو کبھی اسلام سوز اور شرمناک کتابیں تحریر کی گئیں۔لیکن اس بار امریکہ نے جو چنگاری پھینکی اس نے مسلم امہّ میں غم و غصے کی آگ دہکا دی۔امریکی گستاخانہ فلم سے اسلامی دنیا میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔پیغمبر خداﷺ کی بے حرمتی پر اسلامی ممالک میں احتجاج شروع ہوگئے۔مسلمان چیختے رہے، چلاتے رہے کوئی بااختیار ادارہ اور انسانی حقوق کی کوئی تنظیم حرکت میں نہ آئی۔ان حالات نے مسلمانوں کے انتقام کے جذبے کو مزید ہوا دی۔ امریکہ کو حالات کی پیچیدگی کا اندازہ ہوتو امریکہ اپنا مہرہ ''ملالہ یوسفزئی'' آگے لایا۔اس تیر سے امریکہ نے ایک نہیں کئی اہداف حاصل کیے۔پہلا تو یہ کہ مسلمانوں کو اس فلم والا واقعہ تقریباً بھول گیا۔مسلم امہّ کی توجہ دہشت گردی کا شکار بننے والی لڑکی کی طرف مبذول ہوگئی۔ذرا ہم اپنے چند سالہ پرانے ماضی کی طرف چلتے ہیں۔ہمارا میڈیا عرصے سے مغربی دنیا کو باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ پاکستان اب ایک روشن خیال ملک ہے۔یہاں کے باسیوں خصوصاً نوجوانوں کی ترجیحات میں اسلام اور شرعی نظام بہت بعد میں آتا ہے۔امریکہ نے اس عکس کی سچائی پرکھنے کے لیے اپریل 2007 میں کو ایک سروے کا آغاز کردیا۔اس سروے کے نتائج اسلام دشمن عناصر پر پہاڑ بن کر ٹوٹ پڑے۔نتائج کے مطابق پاکستان کے 67% افراد نے کہا کہ امریکہ کا مقصد اسلام کو کمزور اور تقسیم کرنا ہے۔ 68% افراد نے امریکہ کی دہشت گردی کے خلاف مہم کو مسلم امہّ کو کمزور کرنے کا حربہ قرار دیا۔20% سے بھی کم لوگ اسامہ بن لادن کو برا خیال کرتے ہیں۔ 74% لوگوں نے کہا کہ تمام مسلم ممالک کو مل کر ایک خلافت قائم کر کے شریعت نافذ کردینی چاہیئے۔طالبان جو کہ امریکہ کے دشمن ہیں اور عالمی منظر نامے پر اس کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں۔ان کا منشور بھی یہی ہے۔لہذا امریکہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ 75% مسلمان طالبان کے منشور کے حمایتی بن جائیں گے تو اس نے پہلے ملالہ کے لیے ہمدردی سمیٹی اور پھر طالبان کے خلاف نفرت پھیلانے کے لیے اسے طالبان کے سر تھوپ دیا۔ایک لڑکی کو گولی کا بوجھ برداشت کرنے پر دنیا کی بہادر ترین لڑکی قرار دیا گیا تو ان فلسطینی بچوں کے لیے کوئی آواز بلند کیوں نہیں کرتا جو اپنے ماں باپ کی خون میں لت پت لاشوں کے پاس سوال لیے کھڑے ہیں کہ کوئی ان کے آنسو نہیں پونچھ سکتا تو کم از کم ان کے ماں باپ کے بے گور لاشوں کو ہی دفنا دے۔ایک طرف تو امریکی صدر اپنے خطاب میں قرآن پاک کی آیات کوٹ کرتا ہے تو دوسری طرف اس قرآن کو اس دنیا میں لانے ولاے نبیﷺ کی بے حرمتی پر نا صرف یہ کہ زبان پر تالے ڈال کر بیٹھ جاتا ہے بلکہ در پردہ اس کی سرپرستی کرتا ہے۔لیکن افسوس مسلمانوں پر ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے بھی ایسی کٹھ پتلی بن گئے ہیں جس کی ڈور امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔کیا ہم اس وعید کے بھول گئے ہیں کہ ''گناہ گار اور گناہ کا ساتھ دینے والے عذاب میں برابر ہیں'' کیا ہم اس ناانصافی پر خاموش رہ کر گناہ کا ساتھ نہیں دے رہے؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھول گئے ہیں کہ

''یہود و نصاریٰ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔'' (القرآن)

دنیا کتنی عجیب ہے

ذکیہ ولی (ہشتم) سرگودھا

ایک آدمی جنگل میں جا رہا تھا۔ ایک شیر اس کے پیچھے بھاگا۔ اس کے قریب کوئی بھی درخت نہیں تھا کہ جس پر وہ چڑھ جاتا اچانک اسے ایک کنواں نظر آیا۔ اس نے سوچا کہ میں کنویں میں چھلانگ لگا دیتا ہوں۔ جب شیر چلا جائے گا تو میں واپس نکل آؤں گا۔ جب اس نے چھلانگ لگانے کیلئے نیچے دیکھا تو کنویں میں پانی کے اوپر ایک کالا سانپ تیرتا ہوا نظر آیا۔ اب پیچھے شیر تھا اور کنویں میں سانپ تھا۔ وہ اور زیادہ پریشان ہو کر سوچنے لگا کہ اب میں کیا کروں۔ اسے کنویں کی دیوار پر گھاس اُگی ہوئی نظر آئی۔ اس نے سوچا کہ میں گھاس کو پکڑ کر لٹک جاتا ہوں نہ اوپر جاتا ہوں کہ شیر کھائے نہ نیچے رہوں کہ سانپ ڈسے میں لٹک جاتا ہوں جب شیر چلا جائے گا تو میں بھی باہر نکل اؤں گا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دیکھا کہ ایک کالا اور ایک سفید چوہا اس گھاس کو کاٹ رہے ہیں جس گھاس کو پکڑ کر وہ لٹک رہا تھا۔ اب اسے اور زیادہ پریشانی ہوئی۔ اس پریشانی کے عالم میں جب اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے قریب ہی شہد کی مکھیوں کا ایک چھتہ نظر آیا اس پر مکھیاں تو نہیں تھیں مگر وہ شہد سے بھرا پڑا تھا۔ یہ چھتہ دیکھ کر اسے خیال آیا۔ ذرا دیکھوں تو اس میں کیسا شہد ہے چنانچہ اس نے ایک ہاتھ سے گھاس کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے شہد کو چکھا تو اسے بڑا مزا آیا۔ اب وہ اسے چاٹنے میں مشغول ہو گیا۔ نہ اسے شیر یاد رہا نہ سانپ اور نہ ہی چوہے یاد رہے سوچیں اس کا انجام کیا ہوا ہوگا۔

''اے دوست! تیری مثال اس انسان کی سی ہے، کہ ملک الموت شیر کی مانند تیرے پیچھے لگا ہوا ہے۔ قبر کا انتظار اس سانپ کی صورت تیرے انتظار میں ہے۔ کالا اور سفید چوہا یہ تیری زندگی کے رات اور دن ہیں۔ اور یہ شہد کا چھتہ دنیا کی لذتیں ہیں۔ جن سے لطف اندوز ہونے میں تو لگا ہوا ہے۔ تجھے کچھ یاد نہیں سوچ تیرا انجام کیا ہوگا۔ واقعی بات یہی ہے۔ کہ انسان دنیا کی لذتوں میں پھنس کر رب کو ناراض کر لیتا ہے۔ کوئی اچھے کھانے پینے کی لذتوں میں پھنسا ہوا ہے۔ تو کوئی اچھے عہدے اور اچھی شہرت کی لذتوں میں پھنسا ہوا ہے۔ یہی لذتیں انسان کو آخرت سے غافل کر دیتی ہیں۔ اس لیے جہاں ترک دنیا کا لفظ آئے گا۔ اس سے مراد ترکِ لذات ہوگا۔

عجیب وغریب پودا

بھارت کی جنوبی ریاست کرناٹک کے ایک زرعی سائنسدان نے پیوندکاری کے ذریعے ایک حیرت انگیز پودا تیار کیا ہے۔ جس کے ایک طرف بینگن اور دوسری طرف ٹماٹر لگتے ہیں۔ ہندوستان ٹائم کے مطابق اس پودے کی تیاری کا سہرا ایک مسلمان سائنسدان کے سر ہے جو محکمہ باغبانی سے وابستہ ہے۔ دوسری حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ پودا سارا سال پھل دیتا ہے۔

اویس اتل (پنجم)

جوابات پہیلیاں: موم بتی، ناریل، غصہ، مہندی، فٹ بال، نقطے، آگ، تالا، مینڈک، فوارہ، ٹیلی فون، خراٹے، کھیرا، کتاب، پنکھا

کہانی

عقلمند غلام

مومنہ یوسف (سوم) گارڈن ٹاؤن، لاہور

حکیم لقمان اپنے زمانے کے بہت دانا اور مشہور حکیم تھے۔ وہ ایک امیر آدمی کے غلام تھے۔ امیر آدمی اپنے غلاموں کو روزانہ باغ میں میوے چننے کے لیے بھیجتا تھا۔ لقمان بھی ان غلاموں کے ساتھ باغ میں میوے چننے کے لیے جایا کرتے تھے۔ لقمان کے ساتھ جو غلام میوے جمع کرتے ان میں سے آدھے خود کھا جاتے۔ ایک بار امیر آدمی کو اس بات کا پتہ چل گیا۔ اس نے سب غلاموں کو بلا کر پوچھا ''یہ روزانہ میوے کون کھا جاتا ہے؟ سچ سچ بتاؤ کہ تم میں سے کون ہے جو بے ایمانی کرتا ہے؟ غلاموں نے کہا'' مالک! ہم بے گناہ ہیں۔ میوے تو لقمان کھا جاتا ہے۔ وہ امیر آدمی لقمان پر خفا ہوا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آیا۔ لقمان نے کہا'' اے مالک! میں جانتا ہوں کہ اللہ بے ایمان کو معاف نہیں کرتا، میں اپنی صفائی میں صرف اتنا کہوں گا کہ سب کا امتحان لیا جائے''۔ امیر آدمی نے پوچھا وہ کیسے لقمان؟ امتحان کس طرح لیا جائے؟ حکیم لقمان نے کہا''اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب کو گرم پانی پلایا جائے پھر آپ ایک میدان میں گھوڑے پر بیٹھ کر گھوڑا دوڑائیں اور ہم سب کو گھوڑے کے ساتھ دوڑائیں۔ اس کے بعد غیب کا علم جاننے والے رب کی مدد سے آپ اصل چور کو دیکھ لیں گے۔ وہ امیر آدمی حکیم لقمان کی دانائی اور فہم سے آگاہ تھا۔ اس نے حکیم لقمان کی ہدایت کے مطابق پانی گرم کروایا اور پھر سب غلاموں کو پلوا دیا۔ خوف کے مارے غلاموں کو گرم پانی پینا پڑا۔ غلام تھے اس لیے انکار کی جرأت نہ تھی۔ پانی پلانے کے بعد امیر آدمی اپنے تیز رفتار گھوڑے پر سوا ہو گیا۔ ''تم سب میرے گھوڑے ساتھ دوڑو'' مالک نے حکم دیا۔ اور گھوڑے کو میدان میں دوڑانے لگا۔ حکیم لقمان اور دوسرے غلام گھوڑے کے ساتھ دوڑنے لگے۔ امیر آدمی نے انہیں کافی دیر تک دوڑایا۔ اس بھاگ دوڑ میں غلاموں کا جی متلانے لگا اور وہ قے کرنے لگے۔ ان کا سارا کھایا پیا نکل آیا جس میں میوے بھی تھے۔ حکیم لقمان کو بھی قے ہوئی لیکن ان کی قے بالکل صاف تھی، معدے سے صرف پانی نکلا۔ اس طرح حکیم لقمان کی حکمت و دانائی سے امیر آدمی کو اصل بے ایمان میوہ خوروں کا پتہ چل گیا اور حکیم لقمان اس الزام سے بری ہوئے۔

غیبت کتنی بری ہے

ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری سے کسی شخص نے کہا کہ فلاں شخص نے آپکی غیبت کی ہے۔ آپ نے چھوہارے منگوائے اور ایک برتن میں رکھ کر اس شخص کے پاس اس پیغام کے ساتھ بھیجے کہ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری غیبت کر کے اپنی نیکیوں کو میرے نامۂ اعمال میں منتقل کر دیا، میں آپ کے اس احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتا تاہم یہ حقیر سا تحفہ قبول فرمائیے ۔ وہ شخص آپؒ کے اس سلوک سے بہت متاثر ہوا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگ لی اور آئندہ کسی کی بھی غیبت کرنے سے توبہ کر لی۔

مریم عباس (لٹن روڈ، لاہور)

انٹرویو

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

فاطمہ شوکت، رفاء شوکت، معظم شوکت

جوہر ٹاؤن لاہور

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا نام پاکستان بلکہ دنیا بھر میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ وطن عزیز کو اسلامی دنیا کی پہلی ایٹمی طاقت بنانے کا کارنامہ سرانجام دیئے ہوئے کئی سال بیت چکے ہیں لیکن پھر بھی آپ روز اول کی طرح ہر پاکستانی بچے، بوڑھے اور جوان کے دلوں میں دھڑکتے اور آنکھوں میں چمکتے اور بستے ہیں۔ ایٹم بم کے خالق کے طور پر آپ کو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا بالخصوص مسلمانوں میں بے پناہ پذیرائی ملی۔ آپ کے عظیم کارنامے کے صلہ پر پاکستانی عوام نے آپ کو محسن پاکستان کا لقب دیا۔

سوال: آپ کب اور کہاں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

جواب: میں 27اپریل1936 میں بھارت کے شہر بھوپال میں پیدا ہوا تھا۔ میں نے پرائمری تک گنوری پرائمری اسکول سے آٹھویں تک جہانگیریہ مڈل اسکول بھوپال سے تعلیم حاصل کی اور1952 میں میٹرک کا امتحان حمیدیہ ہائی اسکول بھوپال سے نمایاں نمبروں میں پاس کیا تھا۔

سوال: آپ کے والد اور والدہ کا کیا نام ہے اور آپ کے والد کیا کام کرتے تھے؟

جواب: میرے والد محترم کا نام عبدالغفور خان تھا جو تعلیم کے شعبہ سے منسلک تھے اور انہوں نے بطور ہیڈ ماسٹر اور سپرنٹنڈنٹ آف اسکولز خدمات سرانجام دیں۔ میری والدہ محترمہ کا نام زلیخا بیگم تھا جو گھریلو خاتون تھیں اور غریب بچوں کو اپنے گھر پر پڑھانے اور ان کی مدد کرنے میں خوشی محسوس کرتی تھیں۔

سوال: آپ کتنے بہن بھائی ہیں اور ان میں سے آپ کا کونسا نمبر ہے؟

جواب: ہم پانچ بھائی اور دو بہنیں جن میں تین بھائی رضائے الہی سے انتقال کر گئے ہیں اور میں بہن بھائیوں میں چھٹے نمبر پر ہوں۔

سوال: آپ کا بچپن کیسا گزرا؟ شرارتی تھے یا سنجیدہ؟

جواب: بالکل شرارتیں کیا کرتا تھا۔ وہ بچے ہی کیا جو شرارتیں نہ کریں۔

سوال: آپ کو اپنا شہر بھوپال اور بچپن کے دوست یاد آتے ہیں؟

جواب: میرے دوست بھی بہت اچھے تھے جو ابھی تک یاد آتے ہیں۔

سوال: بچوں کے لیے کھیل کود کتنا ضروری ہے؟

جواب: کھیل کود سے بچے فریش ہو جاتے ہیں پھر سبق اچھی طرح یاد ہوتا ہے۔

سوال: کیا آپ نے یہ کبھی سوچا تھا کہ آپ ایک عظیم سائنسدان بن جائیں گے؟

جواب: یہ سوچا نہیں تھا لیکن یہ ضرور تھا کہ محنت سے دل لگا کر پڑھوں گا

تو ایک دن کوئی نہ کوئی مقام ضرور حاصل کرلوں گا۔

سوال: آپ کا خاندان انڈیا سے ہجرت کر کے پاکستان کب آیا تھا؟

جواب: ہم لوگ 1952ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔

سوال: پاکستان میں کہاں تک تعلیم حاصل کی؟

جواب: میں نے ڈی جے کالج کراچی سے بی ایس سی کیا۔

سوال: آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک کب گئے؟

جواب: میں نے بی ایس سی کرنے کے بعد 1959 میں بطور انسپکٹر پیمائش و اوزان نوکری کی۔ اور 1961 میں استعفیٰ دے دیا اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لیئے مغربی برلن چلا گیا۔

سوال: تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کب پاکستان تشریف لائے؟

جواب: میں 1967 میں پاکستان آیا اور جدید تعلیم حاصل کرنے کے لیئے دوبارہ ہالینڈ چلا گیا۔

سوال: پی ایچ ڈی کرنے کے بعد آپ نے کس ملک میں ملازمت اختیار کی؟

جواب: مجھے آئرلینڈ کی ایک کمپنی سے ملازمت کا بہت اچھا آفر آیا اس کمپنی میں دنیا کی ہر چیز، ریلوے انجن [illegible] انجن، ٹیکسٹائل ملز وغیرہ لاتعداد چیزیں [illegible] تھیں

سوال: بیرون ملک آپ کی اچھی نوکری تھی تو پاکستان آپ واپس کیوں اور کب آئے؟

جواب: 18 مئی 1974ء میں ہندوستان نے ایٹمی دھماکہ کیا اور نیوکلیئر پاور بن گیا تو مجھے بڑی پریشانی ہوئی میں نے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو خط لکھا اور پھر بھٹو صاحب کا فوری جواب آگیا کہ آپ فوری آجائیں، میرا فوری آنا ممکن نہیں تھا لیکن میں نے جتنا جلدی ہوسکا اکتوبر 1976ء میں آکر ایٹمی پروجیکٹ پر کام شروع کردیا۔ یہاں مجھے بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ لیکن میں نے ہمت سے کام لیا اور میری فیملی نے بھی میرا ساتھ دیا اور میں نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر 7 سے 8 سال میں ایٹم بم بنا لیا تھا۔

سوال: پاکستان نے ایٹمی دھماکہ پھر اتنی دیر بعد کیوں کیا؟

جواب: جب ہندوستان نے دوبارہ 24 مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکے کیے تو میں نے وزیراعظم نواز شریف سے کہا کہ ہمیں بھی اس کے جواب میں فوری

دھماکے کرنے چاہئیں اور جواب دینا چاہئے لہٰذا ہم نے عالمی دباؤ کے باوجود سرزمین پاکستان کی بقاء کے لیے 28 مئی 1998ء میں ایٹمی دھماکے کیئے اور پاکستان ایک ایٹمی طاقت بن کر دنیا کے سامنے آگیا۔

سوال: کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کا نام آپ کے نام سے کیوں رکھا گیا؟

جواب: میری خدمات کے صلے میں حکومت نے فیصلہ کیا کہ اس ریسرچ لیبارٹری کا نام ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹری رکھ دیا جائے۔

سوال: کیا آپ کی بیگم ہینی خان Foreigner ہیں؟

جواب: میری بیگم کا تعلق ساؤتھ افریقہ سے ہے۔

سوال: آپ کے کتنے بچے ہیں؟

جواب: میری دو بیٹیاں ہیں دینا خان اور عائشہ خان۔ اب ان کے بھی بچے ہیں یعنی میری نواسیاں بھی ہیں۔

سوال: آپ نے اب تک کون کون سی سماجی خدمات سرانجام دی ہیں؟

جواب: بہت ساری مساجد، اسکولز، کالجز، کمیونٹی سینٹرز میڈیکل سینٹرز، بنوائے اور غریب بے سہارا لوگوں کی مدد کی، مجھے یہ کام کر کے حقیقی سکون اور اطمینان ملتا ہے۔

سوال: کیا آج کا پاکستان قائداعظم اور علامہ اقبال کا پاکستان بن چکا ہے اگر نہیں تو یہ کیسے ممکن ہے؟

جواب: ہم محمد علی جناح اور علامہ اقبال کے افکار پر عمل کر کے پاکستان کو قائداعظم اور علامہ اقبال کا پاکستان بنا سکتے ہیں۔

سوال: اپنی ادبی خدمات کے حوالے سے ہمیں کچھ بتائیں؟

جواب: انتخابات کلام شعراء، صبح، غزل، نوادرات کے نام سے میری کتابیں کئی بار شائع ہوچکی ہیں۔

کہانی

”بھائی جان!“

نعمان احمد ۔ محمدی چوک، جہلم

”بھائی جان آ گئے ۔۔۔۔۔۔ بھائی جان آ گئے ۔۔۔۔۔۔“

گاؤں کے تمام بچے انہیں گاڑی سے اترتے دیکھتے تو آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ بھائی جان فوج میں ملازم تھے۔ ہر مہینے ان کے خط آتے اور میں بھی پڑھ لیتی میں کبھی کبھی ابو سے پوچھ لیتی کہ ابو یہ جنگی مشقیں کیا چیز ہیں؟ کیا لائٹ مشین گن سے ہوائی جہاز کو تباہ کیا جا سکتا ہے؟ کبھی کبھی تو بابا مجھ سے تنگ آ کر ٹال دیتے کہ بھائی جان چند دن بعد آئیں گے اور تمہیں سمجھا دیں گے۔

بھائی جان گھر آتے تو گھر کی رونقیں دوبالا ہو جاتیں۔ وہ ہمیں کہانیاں سناتے۔ عسکری میدانوں کے رموز سکھاتے۔ ہم ان کے ساتھ وقت گزار کر بہت خوش ہوتے۔ امی ابو کے دل کو قرار آ جاتا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد پردیسی بھائی جان بیگ اٹھا کر واپس چلے جاتے اور میں ان کی یادوں میں کھو جاتی تھی۔

میں باقاعدگی سے اُن کی واپسی کے دن گنتی رہتی لیکن اس کے بعد میری سہیلی ثنا کی گڑیا کی شادی ہوتی یا ماموں کے گھر چلی جاتی تو دنوں کی گنتی بھول جاتی اور بھائی جان کے خط کا انتظار کرتی۔

مجھے ابھی تک یاد ہے کہ گھر میں بھائی جان کا کمرہ انتہائی صاف ہوتا تھا۔ کمرے میں صوفوں اور بستر کے درمیان میز پڑا ہوتا۔ میز پر روزانہ کا اخبار ہوتا۔ دو چار کتابیں ہوتیں اور ان کتابوں کے درمیان خوبصورت مصنوعی پھولوں کے اتنے خوبصورت گلدستے ہوتے کہ یقین نہیں آتا تھا کہ یہ مصنوعی پھول ہیں۔ پھولوں کے ساتھ رنگ برنگ کی پینسلیں اور درمیان میں بھائی جان کی خوبصورت ڈائری۔ کبھی بھائی سے میز پر موبائل بھی رہ جاتا۔ میں چپکے چپکے اس پر گیم کھیلتی۔ میری خوشی کی انتہا نہ ہوتی جب بھائی جان مجھے کہتے۔

”گڑیا موبائل چارجنگ میں لگا نا، میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔“

بھائی جان کے بال بہت خوبصورت تھے، گھنے، کالے، چمک دار، وہ صوفے پر ٹیک لگا کر اخبار پڑھتے اور میں ان کے بالوں میں انگلیوں سے کھیلتی رہتی تھی۔ بھائی جان مجھے ہوم ورک بھی کرواتے۔ بھائی جان کے ساتھ ہوم ورک کرنے اور پڑھنے کا مجھے بہت مزا آتا۔ بھائی جان روزانہ اپنی ڈائری دیر تک لکھتے اور بہت چھوٹے چھوٹے، صاف صاف اور گھنے الفاظ اور ڈھیر سارے صفحات کے ڈھیر لگاتے۔

ایک دن بھائی جان جانے لگے تو میں نے منہ بنایا اور کہا:

”نہیں بھائی دو ماہ کے بعد میرا امتحان ہے۔“

بھائی جان نے ”ٹھیک“ کہہ کر دامن چھڑایا۔ بھائی کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ پھر بڑی اور چھوٹی باجی کو ملنے کے بعد ماں نے ان کا ماتھا چوما اور وہ بیگ کندھے پر لٹکا کر

رخصت ہو گئے۔ میں دیر تک دروازے پر کھڑے ہو کر انہیں دیکھتی رہی۔

ان کے جانے کے بعد سے امی جان اکثر گم صم رہتیں۔ باجی ناشتا کیے بغیر رضائی میں گھس جاتیں۔ بھابھی تو ہر وقت غصے میں ہوتیں۔ سکول سے واپسی کے بعد میں گڑیا کے ساتھ کھیلتی، مٹی کے گھروندے بناتی اور بھائی جان کی واپسی کے دن دوبارہ گننا شروع کر دیتی۔

ابھی انہیں گئے بیس دن نہیں ہوئے تھے۔ درختوں کی کونپلیں نکل رہی تھیں۔ خوبانی اور آلو بخارے کے پھولوں پر ننھی تتلیاں کھیل رہی تھیں۔ میں سکول سے آئی اور تتلیاں دیکھ کر بھوک مٹ گئی۔ ادھر بھائی جان کے دوست آئے ہوئے تھے۔ میں نے شور مچایا کہ کھانا دے دو۔ آج تو پراٹھا بھی بھول گئی تھی۔ اس دن گھر میں بہت خاموشی سی پھیلی تھی۔ گھر میں کچھ پرانی عورتیں بھی آئی ہوئی تھیں۔ وہ سب بھی چپ چاپ تھیں۔ بس آپس میں سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ میں باہر نکلی تو وہاں بہت سارے مرد بیٹھے تھے۔ بہت زیادہ چارپائیاں پڑی تھیں۔ میں نے باجی سے پوچھا۔ وہ خاموش رہی۔ میں نے بھابھی اور امی سے بھی پوچھا، مگر انہوں نے بھی جواب نہیں دیا۔ نانی نے کہا بھائی جان کا دوست شہید ہو گیا ہے۔ یہاں آج اس کی نمازِ جنازہ ہو گی۔ انہوں نے مجھے گود میں بٹھایا اور رونا شروع کر دیا۔ میں بہت اداس ہو گئی۔

دیر کے بعد شام سے پہلے ہمارے گھر کے سامنے تین گاڑیاں رکیں۔ ایک میں کمانڈر اور وردی والے بہت سارے فوجی تھے۔ دوسری گاڑی میں ذرا کم لوگ تھے اور تیسری میں ایک لکڑی کا تابوت تھا جس پر ہمارا قومی پرچم تھا۔ فوجیوں نے اسے سلامی دی۔ میں نے ان فوجیوں میں بھائی جان کو بہت ڈھونڈا۔ گھر میں بھائی جان کی ایک تصویر تھی۔ وہی وردی، وہی سبز ٹوپی، گلے میں رنگین کپڑا، سفید دستانے، کمر میں لال رنگ کی پٹی اور بڑے بوٹ۔ کتنی خوبصورت تصویر تھی، کاش کہ بھائی جان بھی ان فوجیوں کے ساتھ آتے۔ میں نے دوڑ کر امی کے جیب میں موبائل ڈھونڈا، وہاں نہیں ملا۔ ہر جگہ ڈھونڈا۔ آخر امی کے سرہانے کے نیچے تھا اور اس میں ۲۰ کالیں آئیں تھیں۔ بھائی کا نمبر تو مجھے زبانی یاد ہو چکا تھا۔ میں نے بھائی جان کا نمبر ملایا تو بند ملا۔ کئی دفعہ کوششیں کی مگر ہر بار بند ملا۔ میں بہت مایوس ہو گئی۔ تین چار مہینے تک دن گنتی رہی۔ بھائی جان سے میں بہت ناراض ہو چکی تھی، لیکن وہ سال بعد بھی نہیں آئے۔ امی سے پوچھتی تو جواب ملتا، ''وہ بہت دور چلے گئے ہیں۔ ایک سال کے بعد آئیں گے۔''

لیکن سال گزر گیا، دوسرا، تیسرا اور اب تو ۲۰۱۳ء ہے، میں اب سمجھ گئی ہوں: اب تو میں میٹرک میں پڑھتی ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ بھائی جان کو مارنے والے کون ظالم لوگ تھے؟ ان کا خون کس کے سر ہے؟ مسلمان ہر جگہ مرتے ہیں؟ نہ جانے کتنے میرے جیسے بچے اپنے اپنے بھائی جان کے انتظار میں ہوں گے؟ کتنی بہنوں کے ذہن میں تابوت کے وہ خاکے زندہ ہوں گے؟

کئی سال گزر گئے، میرے ذہن میں بچپن کی وہ خوشیاں، وہ رونقیں، وہ خوشبو اور وہ یادیں اب بھی تازہ ہیں۔ میں اکثر بھائی جان کی ڈائریاں پڑھتی ہوں۔ وہی میز، وہی پھول، وہی صاف کمرا۔ مگر کوئی مجھے نہیں کہتا '

''گڑیا موبائل چارجنگ پر لگانا، میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔''

لیکن اب میں اپنے بھائی جان سے باتیں کرنے کے لیے موبائل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا سہارا لیتی ہوں اور ان کیلئے ڈھیروں دعائیں کرتی ہوں۔

انمول موتی

- ماں کی گود سے زیادہ دنیا کا کوئی بھی تخت قیمتی نہیں۔
- عقل مند کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔
- جب زبان بگڑ جائے تو لوگ روتے ہیں اور جب دل بگڑ جائے تو فرشتے روتے ہیں۔

افراء جنید (ہفتم)

پیارے نبیؐ کا سفر معراج

علیزہ زینب (ہشتم) جوہر آباد

عربی زبان میں سیڑھی کو معراج کہتے ہیں۔ معراج کا مطلب بلندی اور اوپر چڑھنے کے ہیں۔ حضورؐ کو ہجرت مدینہ سے سال پھر پہلے ۲۷ رجب کی رات اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی۔ اس سفر کو معراج کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کا دوسرا نام اسراء بھی ہے۔ حضور اکرمؐ نے رات کے انتہائی مختصر حصے میں یہ سفر مکمل کیا۔ معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے نظام دنیا کو ساقط فرمادیا۔ آپؐ سفر معراج سے واپس تشریف لائے تو آپ کے گھر کے دروازے کی کنڈی اس وقت تک اسی طرح ہل رہی تھی جیسے آپ کے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہل رہی تھی۔ اس سفر میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو آسمانوں اور زمین کی اپنی سب سے بڑی حکومت کے مناظر دکھائے۔ ساتوں آسمانوں کی سیر کرئی۔ جنت و دوزخ کھائی گئی اور ایسے مناظر بھی دکھائے جو مرنے کے بعد انسان پر گزرتے ہیں۔ حضورؐ نے دوسرے دن صحن بیت اللہ میں سب کے سامنے یہ قصہ بیان فرمایا۔

آپؐ نے فرمایا آج رات میں سو رہا تھا۔ حضرت جبرائیلؑ آئے اور مجھے جگایا اور سواری کیے لیے چھوٹے خچر جیسا براق لائے جس کی رفتار بجلی کی مانند تیز تھی۔ اس پر مجھے سوار کیا۔ پہلے ہم مدینہ گئے اور نماز ادا کی۔ حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا یہاں آپؐ ہجرت کر کے آئیں گے۔ ہم مدینہ سے روانہ ہو کر کوہ طور پر آئے۔ اس کے بعد ہم بیت المقدس پہنچے۔ یہاں تمام نبی موجود تھے اور نماز کے لیے تیار تھے۔ حضرت جبرائیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آگے بڑھا دیا میں نے نماز پڑھائی۔ پھری ایک سیڑھی لائی گئی۔ حضرت جبرائیلؑ اس سیڑھی کے ذریعے مجھے پہلے آسمان پر لے گئے۔ یہاں حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی پھر میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھیتی کاٹ رہے تھے اور جتنی کاٹتے جاتے ہیں اتنی ہی وہ بڑھتی جاتی۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا گیا یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں پھر دیکھا کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے سر پتھر سے کچلے جا رہے ہیں۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو سستی کی وجہ سے نماز کے لیے نہیں اٹھتے تھے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں بتانے کے بعد آپؐ نے فرمایا میں نے ایک فرشتے کو دیکھا جس کی تیوریاں چڑھی ہوئی ہیں۔ پوچھا یہ کون ہیں؟ بتایا گیا یہ جہنم کا داروغہ ہے۔ اس کے بعد دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ یہاں حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات ہوئی پھر ہم تیسرے آسمان پر گئے وہاں ایسے خوبصورت آدمی سے ملاقات ہوئی جس کی خوبصورتی عام آدمیوں کے مقابلے میں اتنی زیادہ تھی جیسے تاروں کے مقابلے میں چاند، یہ حضرت یوسفؑ تھے، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ ساتویں آسمان کے بعد مجھے بہت بلندی پر لے جایا گیا جو سدرۃ المنتہیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں مجھے جنت دکھائی گئی۔ سدرۃ المنتہیٰ کے بعد حضرت جبرائیلؑ رک گئے۔ یہاں سے میں اکیلا اوپر گیا۔ یہاں میری اللہ تعالیٰ سے باتیں ہوئیں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے بارے میں خاص حکم دیے اور پانچ نمازیں فرض کیں۔ پھر وہاں سے بیت المقدس پہنچا۔ یہاں پھر تمام نبیوں کو اکٹھا دیکھا پھر میں نے ان کو نماز پڑھائی اور براق پر سوار ہو کر مکہ پہنچا۔ یہ واقعہ ایسا تھا کہ ایک طرف پیارے نبیؐ کو اللہ نے بہت سی باتیں بتائیں جن کو آدمی دنیا میں نہیں دیکھ سکتا۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کے ایمان کو اور مضبوط بنانے کے لیے بھی ان سب باتوں کا جاننا ضروری تھا۔ کیونکہ مسلمان اس وقت کفار کی طرف سے بہت ستائے جا رہے تھے اور مسلمان ان کے ظلم بہت صبر سے برداشت کر رہے تھے۔

دارارقم گرلز ہائی سکول گارڈن ٹاؤن

(سکول انتظامیہ)

گارڈن ٹاؤن کیمپس گذشتہ ۱۴ سالوں سے شہر بھر کے پرائیوٹ سکولز میں اپنا منفرد مقام اور وقار بنائے ہوئے ہے۔ اس مادرِ علمی نے مختصر عرصے میں نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں میں مایہ ناز کامیابیاں حاصل کر کے اپنی قابلیت کے جھنڈے گاڑے ہوئے ہیں۔ اس معیاری درسگاہ کے بہت سے فارغ التحصیل طلباء میڈیکل کالجز، انجینئرنگ یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی غرض یہ کہ پنجاب کی تمام معیاری درسگاہوں میں اپنے تعلیمی مراحل خوش اسلوبی سے طے کر رہے ہیں۔

اگر ہم تعلیمی میدان کا جائزہ لیں تو ۲۰۰۷ سے ۲۰۱۳ تک میٹرک لاہور بورڈ کا نتیجہ 100% رہا ہے۔

شعبہ حفظ کی طالبات کی منزل کا جائزہ رابطۃ المدارس کے ذریعے کرایا جاتا ہے جس کا نتیجہ بھی 100 فیصد رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ چند طالبات ازکی طارق، لائبہ نوید اور زنیرہ ریاض نے سو فیصد نمبر حاصل کیے ہیں۔

آل پاکستان کینگرو مقابلہ میں طالب علم حماد بٹ نے ملک بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں اہم کارہائے نمایاں درج ذیل ہیں۔

- ★ ۲۰۰۸ مقابلہ حسن قرات زیر اہتمام لاہور بورڈ میں طالبہ سفانہ ڈوگر نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔
- ★ ۱۰-۲۰۰۹ فضہ رحمٰن نے مسلسل دو سال اردو انگریزی تقریری مقابلہ زیر اہتمام چیف منسٹر آل پنجاب تقریری مقابلہ مین پنجاب بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔
- ★ ۲۰۱۲ میں فریحہ رفاقت اور عروہ نے جنگ فورم کے زیر اہتمام آل پنجاب تقریری مقابلہ میں بالترتیب پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔
- ★ ۲۰۱۳ میں جماعت پنجم کے طالب علم حسن میر نے پنجاب یوتھ فیسٹول میں باکسنگ چیمپین شپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔
- ★ اسی کیمپس کی ہونہار طالبہ ازکی طارق نے مقابلہ حسن، حمد اور نعت میں درج ذیل انعامات حاصل کیے۔

- مقابلہ حسن حمد — زیر اہتمام LGS — پہلی پوزیشن
- مقابلہ حسن قرآت — زیر اہتمام ایوان اقبال آل پاکستان دارارقم سکولز — پہلی پوزیشن
- مقابلہ حسن قرآت — زیر اہتمام آل پنجاب یوتھ فیسٹول — دوسری پوزیشن
- مقابلہ حسن قرآت — زیر اہتمام آل پنجاب دارارقم سکولز منعقدہ اکبر چوک برانچ — پہلی پوزیشن
- مقابلہ حسن قرآت — زیر اہتمام آل پنجاب دارارقم سکولز ولسیٹ وڈ کالونی — پہلی پوزیشن
- مقابلہ حسن قرآت — زیر اہتمام آل پنجاب دارارقم سکولز منعقدہ ٹاؤن شپ برانچ — پہلی پوزیشن
- مقابلہ حسن نعت — زیر اہتمام آل پنجاب دارارقم سکولز منعقدہ ٹاؤن شپ برانچ — پہلی پوزیشن

حفظ جماعت کی طالبہ عیشہ عدنان نے فروری ۱۲ میں مقابلہ حسن نعت میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

ماہنامہ ارقم

قہقہوں کی بارش

- چور گھر کے مالک کو جگاتے ہوئے ''سونا کہاں ہے''
مالک نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا ''سارا گھر خالی ہے جہاں سونا ہے سو جاؤ''۔
عائشہ خان (ششم)

- استاد (شاگرد سے): سیب کو گلنے سڑنے سے بچانے کیلئے کیا کرنا چاہیئے؟
شاگرد: اسے کھالینا چاہیئے۔
عدنان (ششم)

- استاد: محنت کرو گے تو کچھ بنو گے۔
شاگرد: جناب! ہمارا گدھا بہت محنت کرتا ہے لیکن کچھ نہیں بنتا۔
اُمامہ یاسر (سوئم)

- ایک بچہ روز چھٹیاں کرتا تھا۔ ایک دن استاد نے جھڑکتے ہوئے کہا ''ابے الو کہاں رہتا ہے؟
بچہ (معصومیت سے): اپنے گھونسلے میں سر۔۔۔۔

- پہلا دوست (کمزور نظر والے دوست سے): ''تم عینک نہ پہنا کرو، عینک پہن کر تم بندر لگتے ہو۔
کمزور نظر والا دوست: ''اگر میں عینک اتار دوں تو تم مجھے بندر لگتے ہو''۔
عرشیہ حسن (پنجم)

- دو بچے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔
پہلے بچے نے پوچھا: ''تمھارے ابو کی عمر کیا ہے؟ دوسرا بولا: ''جو میری عمر ہے''۔
پہلا دوست حیرت سے بولا: ''وہ کیسے''؟ دوسرا بولا: ''جب میں پیدا ہوا تب تو ہی وہ میرے ابو بنے''۔
مریم رمضان (چہارم)

- بس کے سفر میں ایک لڑکے کا ہاتھ ایک آدمی کی جیب سے ٹکرا گیا۔
آدمی غصے سے بولا: ''کیا کر رہے ہو''۔
لڑکا معصومیت سے بولا: ''گورنمنٹ سکول سے میٹرک کر رہا ہوں''۔
وردہ لیاقت (پنجم)

- دادی: تمھاری ٹیچر آرہی ہیں، چھپ جاؤ۔
پوتا: پہلے آپ چھپ جائیں کیونکہ میں آپ کی وفات کی وجہ سے تین دن کی چھٹی پر ہوں۔
ماہین کنول (ششم)

- بچہ (دکاندار سے): ''چینی ہے''؟ دکاندار: ''جی ہاں''۔
بچہ: ''گھی ہے''؟ دکاندار: ''جی ہاں''
بچہ: ''سوجی ہے''؟ دکاندار: ''جی ہاں''
بچہ: ''تو پھر تم حلوہ کیوں نہیں بناتے''؟
محمد ولید (حفظ کلاس)

بوجھو تو جانیں

1 دن کو سوئے رات کو روئے جتنا روئے اتنا کھوئے

فائزہ ریشم (دوم)

2 پانی کا مٹکا درخت میں اٹکا

زینب عامر (پنجم)

3 کھانے کی وہ چیز نہیں پھر بھی اسے ہر کوئی کھائے

زینب عامر (پنجم)

4 ہرا آٹا لال پراٹھا

دارارقم، وحدت روڈ

5 جب بھی وہ میدان میں آئے ہر ساتھی کی ٹھوکر کھائے

اچھلے کودے دوڑے بھاگے سب ہیں پیچھے وہ ہے آگے

دلشاد وزیر (چہارم)

6 وہ کون سی چیز ہے جو دن میں ایک مرتبہ

رات میں دو مرتبہ اور سال میں آتی ہی نہیں۔

حذیفہ صلاح الدین (پنجم)

7 لال گائے لکڑی کھائے پانی پیئے اور مر جائے۔

محمد حذیفہ (اوّل)

8 ہاتھ میں ڈنڈا نہ تلوار ننھا سا اک چوکی دار

موسیٰ خان لغاری (ہفتم)

9 ہرن کی چال، اونٹ کی بیٹھک

نہ اس کی دم نہ اس کے بال

انفال (پنجم)

10 ایک منا پانی میں نہائے ساتھ ہی پانی پیتا جائے

جتنا پانی پیٹ میں ڈالے کلی کر کے اسے اچھالے

شیما (چہارم)

11 اس کے کان پر میرا منہ میرے منہ پر اس کا کان

پاس نہیں ہم دونوں پھر بھی باتیں کیسے کی، پہچان؟

موسیٰ خان لغاری (ہفتم)

12 جس نے بھی وہ ساز بجایا خود نہ سنا اوروں کو سنایا

محمد حذیفہ (اوّل)

13 ایک ایسی سبزی کا نام بتائیں جس کے شروع کا حرف ہٹانے سے ایک قیمتی پتھر بن جاتا ہے جبکہ آخری حرف ہٹانے سے ایک میٹھی ڈش بن جاتی ہے۔

حذیفہ صلاح الدین (پنجم)

14 چیز ہے•ک•لکل بے جان منہ میں اس کے نہیں ز•ن

دنیا بھر کا حال بتائے کیا سمجھے •ن پ•ھ •دان

دلشاد وز•(چہارم)

15 ایک پلیٹ میں تین چمچ

• فا•ہ ریشم (دوم)

نوٹ: جوابات میگزین میں دیے گئے ہیں، تلاش خود کریں۔

Abbotabad

Sadiqabad

West Wood, Lahore

Phool Nagar

Fateh Jang

D.I. Khan

Activity Corner

G-9, Islamabad

Defence,Mardan

Sabzazar Lahore

Daska

Chak Shehzad,Islamabad

G-9, Islamabad

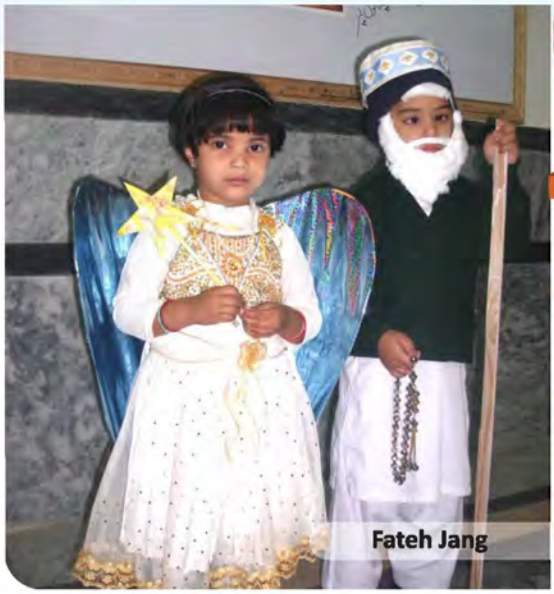

Fateh Jang

Sheikh Maltoon, Murdan

Marghzar, Lahore

آرٹ گیلری

e

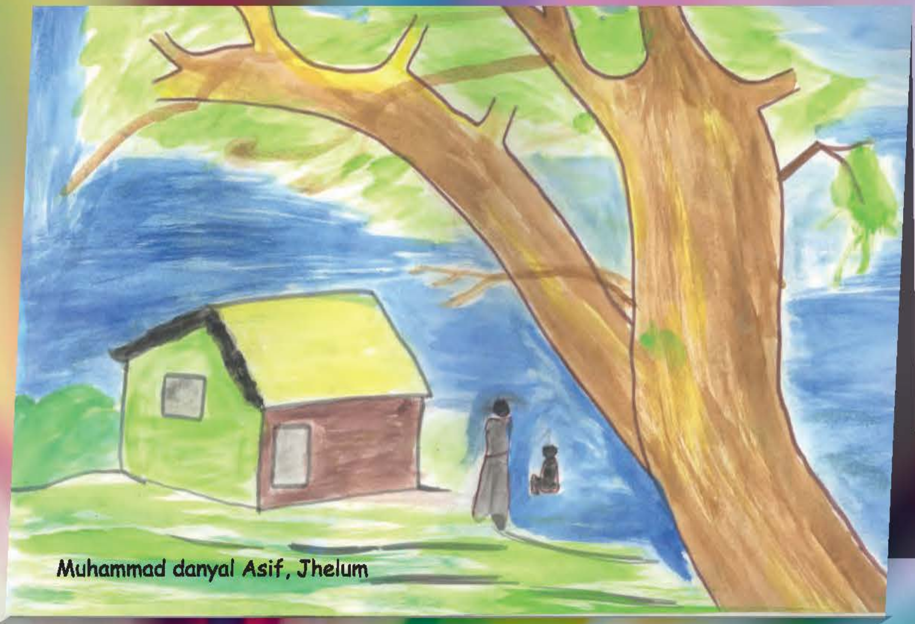
Muhammad danyal Asif, Jhelum

reh Jang

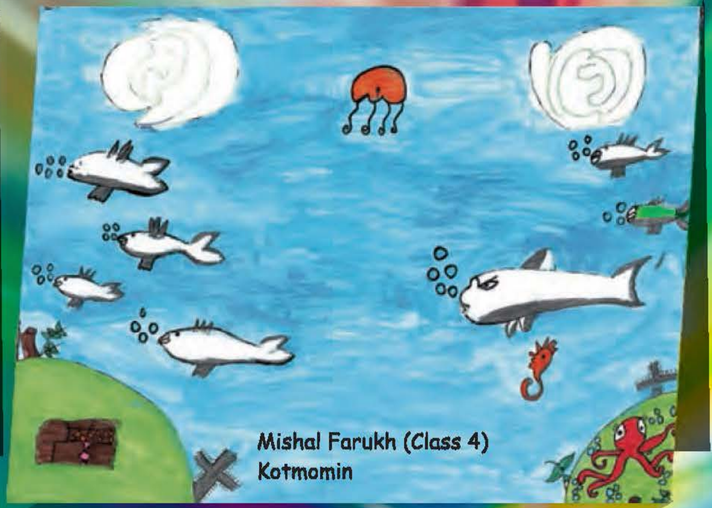
Mishal Farukh (Class 4)
Kotmomin

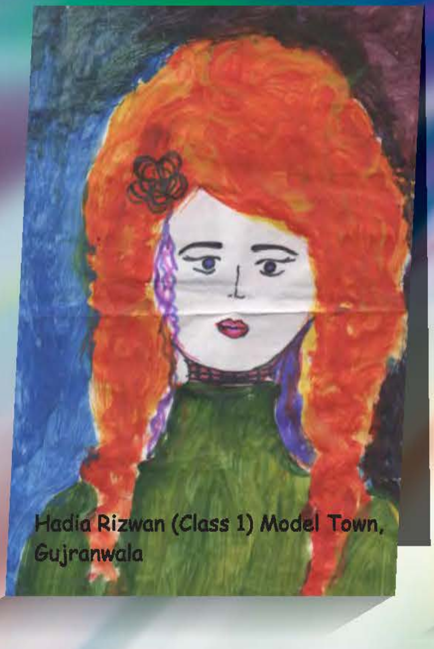
Hadia Rizwan (Class 1) Model Town, Gujranwala

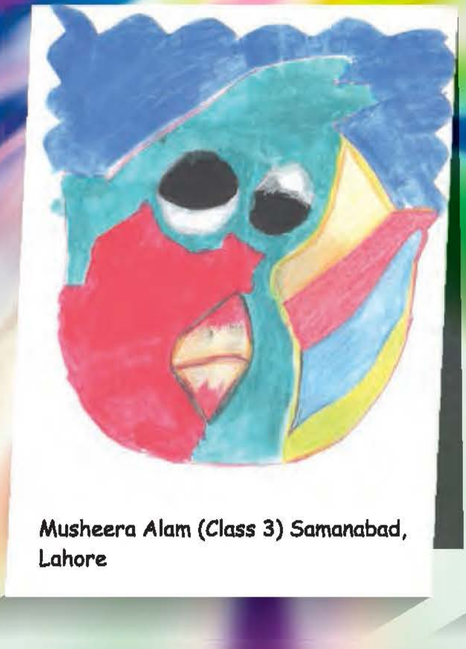
Musheera Alam (Class 3) Samanabad, Lahore

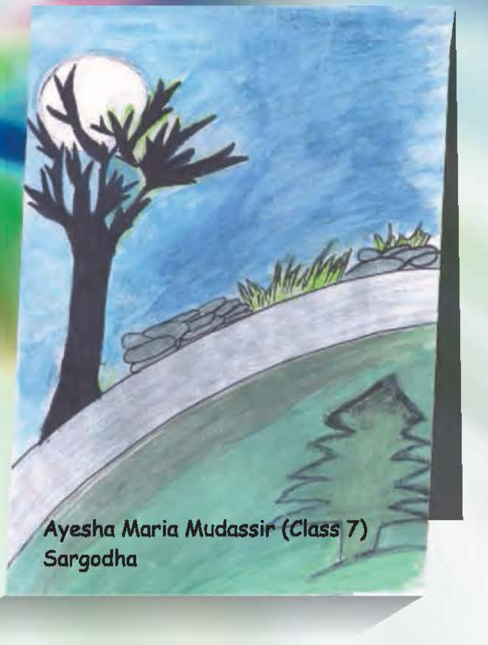
Ayesha Maria Mudassir (Class 7) Sargodha

Shazma Tehseen, Lyton road, Lahore

Abdur Rehman (Class 3) Garden Town, Lahor

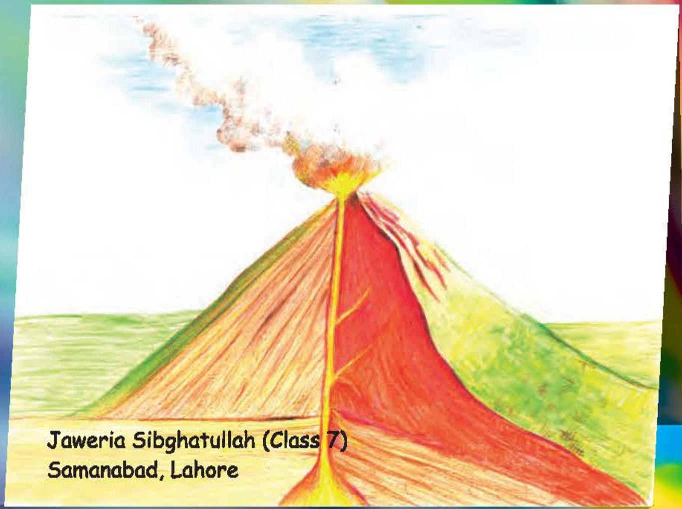

Jaweria Sibghatullah (Class 7) Samanabad, Lahore

Nayab Farooq(Class 9)Sargodha

Asfand (Class 2) Fat

Khadija Noor (Class 5) Samanabad, Lahore

Javeria Iqbal (Class 7) Garden Town, Lahore

Noor Kashif (Class 4)

جوانوں کو پیروں کا استاد کر

ARQAM YOUTH CAMP 2013

ARQAM YOUTH CAMP 2013

TCD

(Total Child Development Program)

دعا

تیری عظمتوں سے ہوں بے خبر
یہ میری نظر کا قصور
تیری راہ گزر میں قدم قدم
کہیں عرش ہے کہیں طور ہے
یہ بجا ہے مالک دو جہاں
میری بندگی میں قصور ہے
یہ خطا ہے میری خطا مگر
تیرا نام بھی تو غفور ہے
یہ بتا تجھ سے ملوں کہاں
مجھے تجھ سے ملنا ضرور ہے
کہیں دل کی شرط نہ ڈالنا
ابھی دل گناہوں سے چور ہے
تو بخش دے میرے سب گناہ
تیری ذات رحیم و غفور ہے

عمر عزیز (چہارم) پتوکی

دارِ ارقم

مجاہد کی پہلی اذاں، دارِارقم
مسلماں کی تاب و تواں ، دارِارقم
یہاں دارِارقم ، وہاں دارِارقم
ہوا کُوبہٗ کُو ، گلفشاں، دارِارقم
جہالت کی تاریکیاں بے محل ہیں
ہے آباد و روشن ، جہاں دارِارقم
دھڑکتا ہو دل ہے سینے میں گویا
مہکتا ہوا گلستان ، دارِارقم
یہ اسلام کا مکتبِ اوّلین ہے
صحابہ ؓ کا دارُالاماں دارِارقم
یہ نقطۂ آغازِ علم و عمل ہے
شناسائے منزل نشاں ، دارِارقم
یہ فاروقِ اعظم ؓ کی عظمت کا پہلو
ہے دنیا میں عظمت نشاں دارِارقم
تفکر ، تذکر تدبیر تعلم
ہے حکمت کا سیل رواں ، دارِارقم
زمین پہ انوارِ رحمت کی بارش
ہے روحوں پہ عنبر فشاں ، دارِارقم
جنہیں دین اسلام سے آگہی ہے
ہے ان سب کے نوکِ زباں، دارِارقم

ماہ نور عاصم (چہارم) منڈی بہاؤ دین

پردہ

عورت کی حمیت کا نگہبان ہے پردہ
اخلاق کے معیار کی پہچان ہے پردہ
پردے سے جو باہر ہو وہ عورت ہی نہیں ہے
عورت کے لیے فخر کا سامان ہے پردہ
اس لفظ سے پردے کی ضرورت ہے نمایاں
اس صنف کے کردار کا نگہبان ہے پردہ
پردے نے ہی کیں عائشہؓ و فاطمہؓ پیدا
سچ ہے کہ عورت کی بڑی شان ہے پردہ
عورت کی حفاظت کو دشوار نہیں ہے
عورت کی نگہداشت کو آسان ہے پردہ
عورت کو کبھی رونق بازار نہ سمجھو---
عورت کے لیے عزت و ایمان ہے پردہ
پرد ہ ہے اللہ کے محبوبؐ کا فرمان
اور خود بھی اللہ کا فرمان ہے پردہ
قرآن میں بے وجہ نہیں پردے کی آیت
عورت کے لیے حکمت رحمان ہے پردہ
اس سے بڑی کیا پردے کی شان ہو بڑی
خود حق کو مرغوب جو ہر آن ہے پردہ

زنیرہ بتول (دہم) سرگودھا

آج کا مسلمان

گونگی ہو گئی زبان آج کچھ کہتے کہتے
ہچکچا گیا میں خود کو مسلمان کہتے کہتے

یہ بات نہیں کہ مجھ کو رب پر یقین نہیں
بس ڈر گیا خود کو صاحبِ ایمان کہتے کہتے

توفیق نہ ہوئی مجھ کو اک وقت کی نماز کی
اور چپ ہوا مؤذن اذان کہتے کہتے

کسی کافر نے جو پوچھا کہ یہ کیا ہے مہینہ
شرم سے پانی ہاتھ سے گر گیا رمضان کہتے کہتے

الماری میں اٹی گرد سے کتابوں کا جو پوچھا
میں گڑ گیا زمین مین قرآن کہتے کہتے

یہ سن کر چپ سا دھ لی اقبال اس نے
یوں لگا جیسے رک گیا وہ مجھے حیوان کہتے کہتے

مریم عبید (نہم) جوہر ٹاؤن، لاہور

انسان

زمین کی کوکھ سے پھوٹا ہوا ہوں
مگر فلک تک پہنچا ہوا ہوں
میں اپنی شاخ سے ٹوٹا ہوا ہوں
خزاں کا پھول ہوں بکھرا ہوا ہوں
میں اک بحرِ شعورِ بے قرار ہوں
حبابِ زیست میں سمٹا ہوا ہوں
میرے اندر کی خاموشی سے پوچھو
میں کتنا شور کو ترسا ہوا ہوں
قضا کی نیند کا یوں منتظر ہوں
جیسے میں ازل کا جاگا ہوا ہوں

تنزیلہ کوثر (نہم) کوٹ مومن

آؤ آؤ سیر کو جائیں

آؤ آؤ باغ کو جائیں — سیر کریں اور دل بہلائیں
آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں — پھول چنیں اور گھر لے آئیں
آؤ آؤ کھیت پہ جائیں — رہٹ چلائیں خوب نہائیں
مولی، پالک، گاجر، شلغم سبزی لے کر گھر کو آئیں
آؤ آؤ مسجد جائیں — رب کے آگے سر کو جھکائیں
اللہ کی رحمت سے اپنی جھولی بھر کر گھر کو آئیں
آؤ آؤ مکتب جائیں — لکھنا سیکھیں، پڑھیں پڑھائیں
علم کی شمعیں روشن کر کے — اندھیروں کو دور بھگائیں
آؤ آؤ گھر کو جائیں — گھر والوں کا ہاتھ بٹائیں
مل کر سارے کام سنواریں — ہر اک سے شاباشی پائیں
پیار ہی پیار کے پھول کھلا کر — جنت کا اک باغ سجائیں

حوریا مشعل (دوم) جوہر آباد

ہائے رے بستہ

شانے پر ہے بھاری بستہ
ہائے رے بستہ، ہائے رے بستہ
لمبا ہے سکول کا رستہ
اس پر اک معصوم سا بچہ
بوجھ اٹھائے سر کو جھکائے
جلدی جلدی چلتا جائے
آنکھ کھلی اور تھاما بستہ
بھاگم بھاگ سکول کو پہنچا

کاپی کھوگئی کھایا ڈنڈا
وہ تو حساب کی باجی بولی
کہاں گیا حساب کا پرچہ
ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک گیا بچہ
ملنا تھا نہ ملا وہ پرچہ
خوب پٹا اور گھر کو آیا
کام کیا تھا سارا کچا
ہائے رے بستہ، ہائے رے بستہ

سارہ دعا (ششم) گارڈن ٹاؤن، لاہور

ماہنامہ ارقم

پیغام

میرا پیغام ہے ملت کے جوانوں کو
ہمیں کو زندہ کرنا ہے پرانی داستانوں کو

چمک اٹھو اک برق تپاں ہو کر
جلا دو باطل شعلہ فشاں ہو کر

ہو غیرت و حمیت کا رگوں میں ایسا گرماؤ
کہ دنیا میں مثال حیدر کرار بن جاؤ

تمہیں سے کوئی رومی کوئی عطار ہو جاؤ
کوئی مانند ٹیپو برسرِ پیکار ہو جاؤ

جواں بن کر تمہیں اب پرخطر راہوں میں چلنا ہے
تمہیں عزم واستقلال کے سانچے میں ڈھلنا ہے

تمہارا آج کا دن ہے تمہیں ہو آج کے مالک
تمہیں رفعت کے محور ہو تمہیں ہو تاج کے مالک

اٹھو اور پورا کر دو خاور کے خواب حسرت کو
قوم بن جاؤ دکھا دو باب عظمت کو

یسریٰ شیر (ہفتم) گارڈن ٹاؤن، لاہور

آزادی

ایک لڑکی نے جال بچھا کر
ڈال کے چوگا، اوٹ میں جا کر
رسی کھینچ کر پکڑی چڑیا
باندھا اس کے پیر میں دھاگا
سہم گئی چڑیا بے چاری
لٹ گئی اس کی دنیا ساری
بے کل ہو کر تڑپی پھڑکی
پر کب چھوڑتی تھی وہ لڑکی
الٹا اس نے اور ستایا
اس کو بے حد دکھ پہنچایا
''پُھر'' کہتی اور اس کو اڑاتی
پر جب اڑتی کھینچ گراتی
چڑیا اس پر اور پھڑکتی
خوب تڑپتی اور پھڑکتی
رہ رہ کے وہ طیش میں آتی
بل کھاتی اور زور لگاتی
تا کہ کہیں وہ دھاگا ٹوٹے
اور وہ اس پھندے سے چھوٹے
آخر اس کا نصیبہ جاگا
اک دم ٹوٹ گیا وہ دھاگا
''پُھر'' کر کے پھر اڑ گئی چڑیا
اپنے گھر کو مڑ گئی چڑیا
آزادی پر جو تُل جائے
زنجیریں سب کاٹ گرائے

صوبیہ ہاشمی (ہشتم) سمن آباد، لاہور

میں چھوٹا سا ایک بچہ ہوں

ہم جگنو تھے ہم تتلی تھے ہم رنگ برنگے پنچھی تھے
کچھ ماہ وسال کی جنت میں ماں ہم دونوں ساتھی تھے

میں چھوٹا سا ایک بچہ تھا تیری انگلی تھام کے چلتا تھا
تو دور نظر سے ہوتی تھی میں آنسو آنسو روتا تھا

اک خواب کا روشن بستہ تو ہر روز مجھے پہناتی تھی
جب ڈرتا تھا میں راتوں کو تو اپنے تھ سلاتی تھی

ماں تو نے کتنے برسوں تک اس پھول کو سینچا ہاتھوں سے
جیون کے گہرے بھیدوں کو میں سمجھا تیری باتوں سے

میں تیرے ہاتھ کے تکیے پر ماں اب بھی رات کو سوتا ہوں
ماں میں چھوٹا سا ایک بچہ تیری یاد میں اب بھی روتا ہوں

جویریہ گیلانی (نہم) سرگودھا

غزل

مدتوں تو نے مجھے اپنے اثر میں رکھا
میں نے بھی تجھ کو سدا اپنی نظر میں رکھا
اس توقع پہ کہ شاید تو کبھی آجائے
ایک دیا ہم نے تیری راہ گزر میں رکھا
آج گھر کے در و دیوار بھی ویران ہوئے
ہم نے باہر کی فضاؤں کو بھی گھر میں رکھا
اس کی عظمت کی ثنا خوانی بھلا کیوں نہ کریں
جس نے جلتے ہوئے سائے کو شجر میں رکھا
لوگ کیوں منزل ادراک سے شاکی ہیں ماہم
ہم نے خود کو بھی حد شام و سحر میں رکھا

ماہم یامین (ششم) گارڈن ٹاؤن، لاہور

قوم کا سردار

اس سے پہلے جب ملی پیغمبری
پالتے تھے بکریاں موسیٰ نبی
ایک دن اک بکری پیچھے رہ گئی
دشت میں وہ رات بھر بھٹکتی پھری
جستجو میں رات بھر موسیٰ پھرے
دشت میں بےخواب وہ خود پھرتے رہے
اک جگہ بکری ملی وقت سحر
تھک کے وہ بیٹھی ہوئی تھی خاک پر
پر ذرا غصے نہ کچھ موسیٰ ہوئے
لپٹے اس کو پیار سے بوسے دیے
پاؤں دابے اور جھاڑے اس کے بال
صاف کی ہاتھوں سے اس کے منہ کی رال
پھر یہ فرمایا بتا میری جاں
رات بھر پھرتی رہی ہے تو کہاں
مانا تجھ کو میری کچھ پروا نہ تھی
اپنی بھی تکلیف کی پروا نہ کی
سردی سے اکڑے ہوئے تھے دست و پا
گود میں اپنی لیا اس کو اٹھا
الفت اس پہ آپ نے کی جس قدر
ماں بھی الفت کیا کرے گی پوت پر
دیکھ کر یہ حال خالق نے کہا
اے فرشتو! تم نے دیکھا حوصلہ؟
کون کر سکتا ہے اس کی ہمسری
ہے یہ بے شک لائق پیغمبری

سید مصحف پیرزادہ (چہارم) لٹن روڈ، لاہور

تخلیق کار بچے

یہ سب ان اچھے اور پیارے بچوں کے نام ہیں جنہوں نے ہمیں اپنی تحریریں اور پینٹنگز بھیجیں۔ ان کی تخلیقات بہت ہی اچھی تھیں لیکن جگہ کم ہونے کی وجہ سے ہم انہیں ارقم میں شامل نہیں کر پائے۔ آپ سب لکھتے رہیں آپ کی تحریریں کسی شمارے میں ضرور شائع کی جائیں گی۔ ____________ **ادارہ**

سروش احمد، داور احمد، جنت اشفاق، حفصہ انصاری، وسیم عباس، آمنہ وقاص، مونیزہ صادق، حنا زبیر، حوریہ جمیل، صبا افضل، حفظہ علی، ہاجرہ وقاص، ملیحہ، علیشا بتول، عائشہ خالد، عائزہ امجد، رابدہ منظر، حریم فاطمہ، نور الایمان، محمد سلمان راؤف، خوشبو، رخسار حمید، فراز صابر، عبداللہ امین، انعمتہ وارث، انفال صفدر نون، شہزیل سلطان، تحریم ناز، زنیرہ ابرار، عدین احمد، جوہریہ محمود، تحریم عابد، اقراء عرفان، فاطمہ امین، عائشہ رانا، رانا عبدالباسط، رانا لیاقت علی، شاہان امجد، اریبہ زمان، صائمہ خان، علیشا یعقوب، انیقا بلال، انس عبداللہ، مریم سلیم، شگفتہ، عائشہ خان، رومائزہ حریم الفت، ماہ نور، اقراء فریاد، صبا فریاد، بسمہ ادریس، نیمل رانی، رابعہ اسماعیل، سید مصعب، نور فاطمہ فاروق، خدیجہ سہیل، تالیہ طارق، ابراہیم کیانی حبہ شہباز، علی افراسیاب، فائق علی، سید محمد عمر گیلانی، منظور حسین، ثنا فریاد، رومان مشتاق، مومنہ ہارون، امر بخت منیر، ردا اسلم، طلحہ طارق، علیزہ اسلم، ہارون رشید، رداعارف، زینب آصف، اسماعیل خان، الحیا فہد، عیشان شاہد، عروج اسلم، نگین غزل، عائشہ، محمد سلیمان احمد، ارتقاء عزیز، غلام مصطفیٰ اسلام، آمنہ ارشد، سائرہ وہاب، ردا افضل، نمرہ اشرف، ہادیہ راشد، طارق کلیم، علینا عمر، اریبہ رمضان، طیبہ اعجاز، ملائکہ زرین، زینب فاروق، الساء افضال، انعم فاطمہ، احسان امجد، زنیرہ ابرار، عائشہ عامر، آمنہ نواز، نبیہ افضل، صبا مظہر، جنت اشفاق، حفصہ انصاری، قراءت العین، طلحہ اقبال، مائرہ ملک، علیشا یعقوب، بشرا حسن، آمنہ انعام، ثانیہ صبا، اسماء احسن، فرحت عزیز، راؤ عبدالسمیع، عبداللہ افتخار، شاہان، رداسعید، نور فاطمہ، کائنات اشفاق، انس، آمنہ زہرہ، جویریہ، ایمان، سمعیہ عاصم، یسریٰ شبیر، ردا افضل، ردا فاطمہ سہیل، علیشا سہیل، محمد علی، عائشہ ستار، زینب امتیاز، ازکاء طارق، سیدہ عاصمہ خالد، ہادیہ احمد، سیدہ عفاف احمد، عائشہ ذوالفقار، زینب عاصم، فرحین ظارق، روزینہ محمود، ماہین کنول، عائشہ ہارون، خدیجہ خالد، ماہم ندیم، وجیہہ ذاکر، آمنی خالد، امر بخت منیر، ایمان فاروق، زینب حسن، علینہ قمر، سعد قمر، شہر بانو، مائرہ انجم، آمنہ بی بی، منیر احمد، فخر الدین محمود، عثمان علی رضا، بیبہ آصف، رومان ارسلان، خولہ فاطمہ، صبا افضل، ارسلان علی شاہد، علی شاہد، نایاب مشعل، عائشہ صدیق، اشمل ندیم، لائبہ، ثمر قیصر، جنت اشفاق، مشعل شاہد، جنید علی انس عبداللہ، سلمان اکبر، رمشا شاہد، ربیعہ بخاری، طارق، اریشا ستار، رحیم عامر، صالحہ رضوان، زہرا سرور، عائشہ عظیم، ارسل عرفان، سیدہ منیفہ، فاطمہ حسن، حلیمہ سعدیہ، محمد احمد، ماہین کنول، پاکیزہ اقبال، محمد حسن جواد، احمد بلال چودھری، بیبہ آصف، عائشہ عمران، عائشہ علی، سید علی تراب، فریحہ، احسن شعیب وبیہ احمد، عبدالصمد، عدنان، عاتکہ حسن تھانوی، نور اشرف، حارث، ماہین شفیق، عبداللہ سبحان، منزہ بلال، کائنات زہرا، فاطمہ اسماعیل، انسہ اعظم، دعا فاطمہ، طیبہ طارق، لبیبہ آصف، تہرین اشفاق، فیصل اکرم، محمد عثمان، مراد علی، حسن ندیم، مریم عدنان، ملائکہ اختر، دانیال فاروق، احسن، محمد احمد، محمد ابراہیم، زینب فاطمہ، عائشہ اظہار، آمنہ ایمان، وہاب اللہ، شان امجد، عزیزہ، عالیہ، انعم شاہین، عائشہ سمیع، نبیہہ شہزاد، میمینہ نوید، مانور ضمیر، اسماء نوید، عبداللہ رمضان، سلمان طارق، ہاجرہ، عظمیٰ، ہاجرہ فضل، ابیرہ، طاہر، عائشہ، ماہ نور ظہیر، عبداللہ شاہد، محمد احمد، نمرہ نوید، ہارون اکبر، رحیم طارق، منال طارق، طحہٰ بابر علی، عبداللہ، مریم عابد، انس نور، سمراء، ریان، سمیر عالم، احسن، محمد عدنان، عدنان اختر، حماد ناصر، عبدالواحد، سیمام خان، اخمص، نروان عارف، حظیفہ عتیق، حماد شکیل، عائزہ، شہریار احمد، محمد عثمان، عائزہ ایمان، ردا منظور، اقراء محمود، حمنیٰ رانی، فاطمہ حسن، کومل مختار، علیہ فاطمہ، زرناب سرور، عزہ ابرار، ربیعہ مضہر، رمشاء بشیر مہوش رحمان، علیہ فاطمہ، علیشا، ہما جنید، ابراہیم فاروقی، زینب فاروقی، عبداللہ ابرار، محمد علی حذیفہ، ہاجرہ وقاص، محمد ولید، عائشی بی بی، محمد ابراہیم، نوشین سرور، فروا یاسین رانجھا، عائشہ زینب، میمونہ باسط، ارم منیر، مائرہ بخاری، ماہ نور عرفان، فاطمہ راؤف، رمشا ظفر، ورداہ طارق، لائبہ یوسف، محمد موسیٰ، محمد عمیر، سنبل پرویز، ریان، شیما، محمد حذیفہ، فائزہ ریشم، عارف احمد، حماد درانی، نور العین حسن، عروج اسلم، عائشہ صدیق، بیبہ آصف، مائرہ بنت نعیم ارشد، انیق بلال، عیہا اقبال، ارم شاہد، احسن عبداللہ، فروہ رباب، نور کاشف، عبدالصمد، دلشاد، مریم احسان، عائشہ خان، حجاب وقار، عدن، امامہ یاسر، خدیجہ سہیل، صباحت طارق، افراء جنید، اریج فاطمہ، نمرہ سعید، علی اعظم، عائشہ صدیقہ، زنیرہ ابرار، زونیرہ زاہد، کائنات عابد، مریم شکیل، رمشا ملک، حجاب وقار، فیروزہ سیف، عائزہ خداداد، مائرہ انعم، نادیہ اشرف، آمنہ ہاشمی، ملائکہ اختر علی، عائشہ بی بی، عبدالحفیظ، علیشا یعقوب، عائشہ خالد ٹاٹری، محمد حنزلہ، طیبہ شفیق، جویریہ گیلانی

Poems

Rain In Summer

H.W Longfellow

How beautiful is the rain!
After ther dust and heat,
Iin the brood street,
In the narroe line,
How beautiful is the rain

How it clatters along the roofs
Like the tramp of hoofs!
Hoe it gushes and struggles out,
From the overflowing spout,
Across the window pane.

It pours and pours;
And swift and wide,
With a muddy tide,
Like a river down the gutter soors
The rain , the welcom rain

Ghulam-e-Mustafa Tariq (Class 4)

Inspirational Poem

If I die in a was zone
Box me up and send me home.
put my medals on my chest
Tell my mom I did my best
Tell my father not to box
He will not take tension from
me now.

Tell my brother to study perfectly
The keys of my bike will be his
permanently.

Tell my sister not to easy
His brother will not sise after this
sunset.
Tell my love not to easy
Because
I am a soldier born to die.

Nageen Ghazal (Class 10) M. B. Din

CAUSES OF OZONE DEPLETION

Esha Tahir (Class: 7) Samanabad, Lahore

- One of the main reasons for reduction and destruction of ozone gas is CFC gas.
- CFC is a mixture of chloro - flouro-Carbon.
- This mixture enters atmosphere and breaks the Ozone gas.
- It is used in refrigerator , sprays , air conditioner and solvents e.t.c.
- Human activities also cause Ozone depletion.

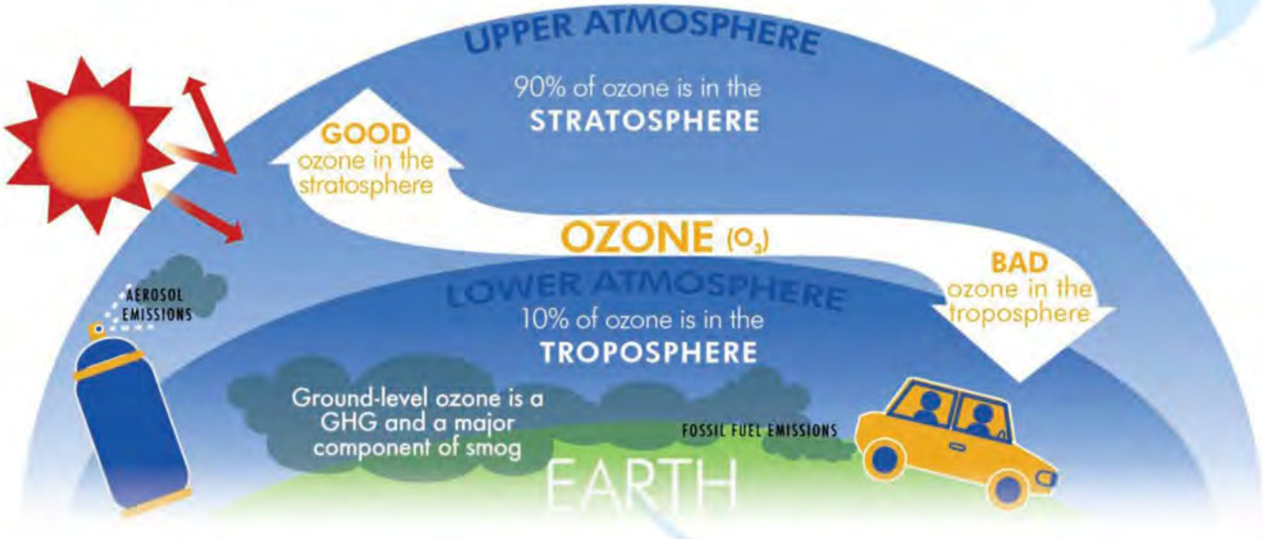

The Eagle and a cruel snake

Story

Musab Farooq, class 2, Rawalpindi

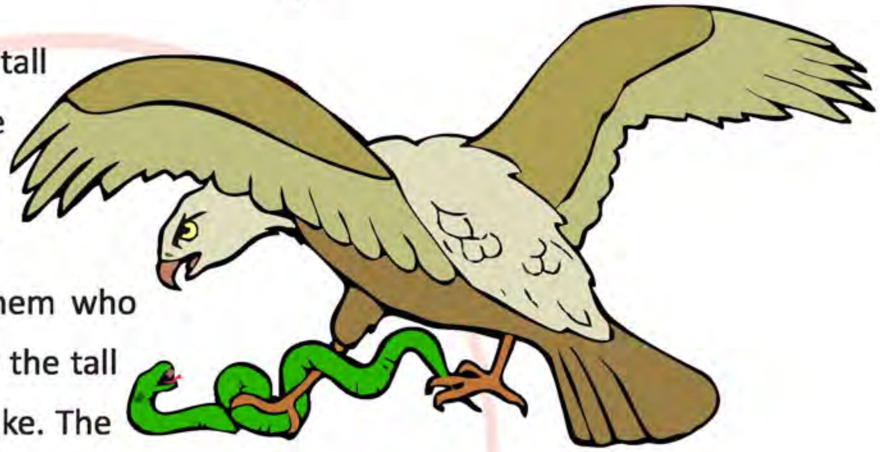

Once upon a time there was a very tall tree in a big forest. There were many beautiful birds lived on the tree. They all lived happily. They had the strongest bird among them who lived on the top of the tree. Near the tall tree there was the home of a snake. The snake was fond of eating eggs and babies of birds. One day the snake was very hungry. He came up the tree and went to the nest of a pigeon. It ate its eggs and babies. The snake liked its taste very much. Then he decided to come here to eat that tasty food daily. Next day when all birds flew away, it came secretly and ate eggs and babies of a dove. Every day he used to come when birds went away from their nests and ate its tasty food. The birds were frightened of it. They wanted to kill the cruel snake.

One day all the birds gathered round their friend, the eagle. They requested it to help them. They asked," Please help us and save our eggs and babies from the cruel snake." The eagle replied.' Ok, I will eat the cruel snake." The eagle ate the snake and saved families of its friends. All the birds were very thankful to their dear friend and lived again happily.

One day a man said to Allah "I love you the most" Allah took all his wealth and asked "Do you love me now?" the man said more than before Allah made all his family against him they all left him. Allah asked do you still love me? He said yes Allah made him poor so that he had nothing to eat. Allah asked and more do you love me now? The man said I love you most now because there is nothing between us now.

Golden Sayings

Saying of Holy Prophet (PBUH)

- Knowledge of God is my capital. Imshal Nadeem (Class 6)

- Fear Allah and you will have no cause to fear any one (Hazrat Ali (R.A) Shoaib

- Be honest when in poverty Irum Shahid (Class 6)

- So many People can be responsible for your success, but you are responsible for Your failure.
Tahira Anjum (Class 8)

- We always feet that Allah's blessings never come on time when we call him, but the fact is:
"He is always in time , but we are in hurry." Mahrukh
- (Class 10)

Amer Bakhat Munir (Class 10) Sargodha

My dearest! if my tomorrow never comes, I'm Sorry for all the things I did or I did not do. I'm sorry if I ever ignored you. I'm sorry if I ever made you feel bad or put you down. I'm sorry, If I ever thought I was bigger or better than you. I'm sorry for everything wrong we done. I'm writing this because if my tomorrow never comes? What will happen if I never get a chance to say good by? I m sorry for each and everything I did. **I AM SORRY**

Why I Love Dare-E-Arqam

Essay

Arzoo Shiekh (Class: 7)

I preferred Dar-e-Arqam for study because it is an islamic base education institute. All of our teachers are highly qualified and co-operative. Many co-curriculum activities and weekly projects held there.

Dar-e-Arqam Model school , D. I khan is keeping the equilibrium balanced that it is giving latest education along with the pure Islamic teachings. Your offspring becomes a better and complete scientist, doctor engineer, or world leader on one hand and best Muslim on the other hand. We are learn Quranic teachings and syllabus of moral training. That's why I love my school. May Allah Almighty Bless us with Success. (Amin)

A True Muslim

Asthma Naveed (Class 4) Glaxo

True Muslim is the blessing of Allah. He does worship only one Allah. He recites Holy Quran daily. He speaks the truth. He never tells a lie. He always help to otherHe never teases anyone. He is very honest. royal and faithful. He is very supportive. He always gives best advice to other. He respects his elders and loves to younger. He works very hard He has spirit of sacrifice. He is the best in manners. His living style is very simple. He does not feel proud. Such Muslim is very least treasure in the world.

I Love Allah

Wajih-ul-Hassan (Prep)

I love Allah and the Prophet and the Ashab and my parents, all my brothers, all my sisters who love Allah and the Prophet.
Oh Muslims! Love each others.
Pray to Allah, Pray together. Don't follow the Shatan. Follow the Holy Quran, that teaches you to love each other.

Kindness

Mahnoor Khalid (8th Hifz) Jauharabad

Kinddness means Kind act or behaviour. Kindness is the grace of God. Kindness is a great Virtue. Our Holy Prophet(SAW) is role model of kindness. He asks us to be Kind to our servant. Kindness is a great quality of man. Kindness is not only important for humanity but also for birds and animals and plants etc. Allah is kind to all creatures, so we should also be kind to our fellow beings.

Vision

Excellence in this world and the world hereafter

Mission

To provide our students, education of the highest quality, groom their personality and inculcate in them a sense of responsibility, confidence, commitment & dedication towards their society

Adorned with masterpiece writings of **Dar-e-Arqam's** talented students

DAR-E-ARQAM

Dar-e-Arqam Schools

Copy 1
Jan. 2014

Monthly

Arqam

خدا کرے میری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصلِ گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

Kindness

Page 32

Poems

Page 27

A True Muslim

Page 31

Story

Page 29

Unprecedented interviews, great stories, spicy jokes, hard hitting puzzles, unique articles and much more